بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۲۳ امان ۱۳۴۲ ہش | ۲۶ شوال ۱۳۸۲ھ | ۲۳ مارچ ۱۹۶۳ء | نمبر ۶۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۲ مارچ بوقت ۸ بجے صبح

کل شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شدید بے چینی کی تکلیف ہو گئی

اس وقت بفضلہ تعالیٰ طبیعت اچھی ہے ؛

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۲ مارچ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہتر ہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

مطبوعات سلسلہ کی نمائش

مجلس مشاورت کے موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام کمیٹی روم تحریک جدید میں کتب سلسلہ کی نمائش ہو رہی ہے جو نماز جمعہ کے بعد سے مجلس مشاورت کے اجلاس تک کھلی رہے گی۔ احباب شامل ہو کر مستفید ہوں ؛

(انچارج نمائش کتب)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمام سعادتمندیوں کا مدار خدا شناسی پر ہے

نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی ایک ہی چیز ہے اور وہ ہے خدا کی معرفت کاملہ

"تمام سعادتمندیوں کا مدار خدا شناسی پر ہے اور نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی صرف ایک ہی چیز ہے جو خدا کی معرفت کاملہ کہلاتی ہے۔ جس سے پتہ لگ جاتا ہے کہ خدا ہے' وہ بڑا قادر ہے' وہ ذو العذاب الشدید ہے۔ یہی ایک نسخہ ہے جو انسان کی متمردانہ زندگی پر ایک بھسم کرنے والی بجلی گراتا ہے۔ پس جب تک انسان اٰمنت باللہ کی حدود سے نکل کر عرفتُ اللہ کی منزل میں قدم نہیں رکھتا اس کا گناہوں سے بچنا محال ہے اور یہ بات کہ ہم خدا کی معرفت اور اس کی صفات پر یقین لانے سے گناہوں سے کیونکر بچ جائیں گے۔ ایک ایسی صداقت ہے کہ جس کو جھٹلا نہیں سکتے ہمارا روزانہ تجربہ اس امر کی دلیل ہے کہ جس سے انسان ڈرتا ہے اس کے نزدیک نہیں جاتا ... بچوں تک میں یہ مادہ اور شعور موجود ہے کہ جس چیز کے خطرناک ہونے کا انکو یقین دلایا گیا ہے وہ اس سے ڈرتے ہیں۔ پس جب تک انسان میں خدا کی معرفت اور گناہوں کے زہر کا یقین پیدا نہ ہو۔ کوئی اور طریق خواہ کسی کی خودکشی ہو یا قربانی کا خون نجات نہیں دے سکتا۔ اور گناہ کی زندگی پر موت وارد نہیں کر سکتا۔ یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں کا سیلاب اور نفسانی جذبات کا دریا بجز اس کے رک ہی نہیں سکتا۔ کہ ایک چمکتا ہوا یقین اس کو حاصل ہو کہ خدا ہے اور اس کی تلوار ہے جو ہر ایک نافرمان پر بجلی کی طرح گرتی ہے جب تک یہ پیدا نہ ہو گناہ سے بچ نہیں سکتا۔' اگر کوئی کہے کہ ہم خدا پر ایمان لاتے ہیں اور اس بات پر بھی ایمان لاتے کہ وہ نافرمانوں کو سزا دیتا ہے۔ مگر گناہ ہم سے دور نہیں ہوتے۔ میں جواب میں یہی کہوں گا کہ یہ جھوٹ ہے اور نفس کا مغالطہ ہے۔ سچے ایمان اور سچے یقین اور گناہ میں باہم عداوت ہے۔ جہاں سچی معرفت اور چمکتا ہوا یقین خدا پر ہو وہاں ممکن نہیں کہ گناہ رہے" ؛

(الحکم ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء)

محترم حکیم مولوی اللہ بخش خان صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ ۲۲ مارچ۔ بہت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مکرم ثاقب زیروی صاحب مدیر ہفت روزہ "لاہور" کے والد محترم حکیم مولوی اللہ بخش خان صاحب آف زیرہ ضلع فیروزپور مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۶۳ء بروز جمعرات صبح ۳ بجکر ۲۵ منٹ پر بعمر قریباً نوے سال لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ آپ ۱۹۰۵ء میں حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔

آپ کا جنازہ آپ کے فرزندان مکرم ثاقب زیروی صاحب اور مکرم محمد بشیر صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے بذریعہ ٹرک ربوہ لائے۔ نماز عصر کے بعد مسجد مبارک میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بقیہ صفحہ [illegible] پر

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ - مارچ ۶۳ء

اسلام کے دو عظیم الشان معجزے

اسلام نے دنیا کو دو ایسے معجزے دئے ہیں جو ہمیشہ تک رہنے والے ہیں اور جن کی نظیر کسی مذہب میں نہیں ملتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو رحمۃ للعالمین فرمایا ہے۔ اوّل قرآن کریم دوئم اسوہ رسول اللہ۔ جہاں اللہ تعالےٰ نے ذکر کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے اس میں یہ دونوں عالمگیر رحمتیں شامل ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ حقیقت میں قرآن کریم ہی ہے جس کو آپ نے اپنے کردار میں ڈھالا ہے۔ ذکر اور اس پر عمل ہر علم کی بنیاد ہیں۔ انگریزی میں ان دونوں کو Theory اور Practice یعنی نظریہ اور عمل کہتے ہیں۔ تھیوری بغیر عمل کے کچھ نہیں اور نہ پریکٹس بغیر تھیوری کے سمجھ میں آسکتی ہے۔

اس سے واضح ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے ذکر کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے وہیں اسنے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی حفاظت کا بھی وعدہ کیا ہے قرآن کریم کی مادی حفاظت تو اس طرح ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ایسے اسباب مہیا فرما دئے کہ اس کا زیر و زبر بلکہ ایک شوشہ بھی متغیر نہ ہونے پائے۔ جب تک پریس ایجاد نہیں ہوا تھا حفاظ یہ فرض ادا کرتے رہے اور دنیا میں کوئی ایسی کتاب مذہبی ہو یا دنیوی موجود نہیں جس کی حفاظت اس طرح ہوئی ہو۔ اگرچہ حفاظ کا سلسلہ اب بھی قائم ہے کیونکہ نمازوں کی تکمیل نہیں ہو سکتی تاہم پریس کی ایجاد نے ظاہری حفاظت کا ایک مکمل ذریعہ پیدا کر دیا ہے۔ الغرض اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی ظاہری حفاظت کا جو معجزہ دکھایا ہے اسکی نظیر دنیا میں ملنی مشکل ہے۔

دوسرا معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی حفاظت ہے دنیا میں آج تک سوانح کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے کوئی اچھا یا برا انسان ایسا پیدا نہیں ہوا جس کی روزمرہ کی زندگی کے حالات اس تفصیل کے ساتھ ہمارے پاس موجود ہوں جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے موجود ہیں۔

اگرچہ تورات۔ انجیل اور دوسری مذہبی کتابوں نے اپنے اپنے رسولوں کے کسی قدر حالات قلمبند کئے ہیں مگر وہ حالات صرف پرچھائیں کی طرح ہی نظر آتے ہیں ان میں نبی اللہ کے حلیہ کی قطعی کوئی تفصیل نہیں ملتی حقیقت یہ ہے کہ جس طرح ان انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات میں تحریفیں ہو گئی ہیں اسی طرح ان کی زندگی کے حالات بھی متغیر ہو گئے ہیں۔ امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ دوستوں اور دشمنوں نے ان کے حالات میں نہایت بے دردانہ اضافے یا تخفیفیں کر ڈالی ہیں اور ایسے ایسے افعال ان کے ذمہ لگا دئے ہیں کہ جن کو پڑھ کر ایک معمولی انسان بھی شرمندہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً حضرت کرشن اور گوپیوں کے افسانے حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور بدکار عورتوں کی ملاقاتیں یہ تمام باتیں ایسی ہیں جو انبیاء علیہم السلام کی شان کے شایاں نہیں لیکن ان کے ماننے والوں نے اپنی بداعمالیوں کے جواز کے لئے یہ باتیں ان کے ذمہ تھوپ دی ہیں۔

بہرحال صرف سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کے حالات ایسے ہیں جو تعامل اور احادیث کے ذریعہ کافی تفصیل کے ساتھ ہم تک پہنچے ہیں۔ تاہم تکوینی موثرات۔ امتداد زمانہ سے یہاں بھی ایک حد تک اثر انداز ہوئے ہیں اور بعض شریر لوگوں نے دشمنی سے اور بعض نیک لوگوں نے مبالغہ کی وجہ سے ایسی باتیں اسوہ رسول اللہ میں داخل کر دی ہیں تکوینی قانون جن کا تدارک نہیں کر سکتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حدیث مجددین کے مطابق ایسے انسانوں کا ایک سلسلہ امتِ محمدیہ میں قائم کیا ہے کہ جو ہر زمانہ میں مبعوث ہو کر خود اور اپنے خلفاء اور اپنی جماعتوں کے ذریعہ ایسی غلطیوں کو دور کرتے رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دینِ اسلام کی اہر صافی ہر وقت گھاس پھوس اور مٹی اور ریت سے مصفیٰ کی جاتی رہی ہے اور جیسی جیسی غلطیاں پڑتی رہی ہیں ویسے ویسے مصلحین ربانی پیدا ہوتے رہے ہیں۔

یہود میں یہ کام انبیاء علیہم السلام سے لیا جاتا تھا۔ چنانچہ ہر نبی تورات کے مطابق حکم لگاتا رہا ہے اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے بھی جو اس سلسلہ کے آخری مصلح عظیم ہیں یہی کہا ہے کہ میں شریعت کو منسوخ نہیں بلکہ اس کو پورا کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اسلام میں چونکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی انسان براہ راست مستقل نبی بن کر نہیں آسکتا اسلئے آپ کے بعد مجددین کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے جیسا کہ حدیث

علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

سے واضح ہوتا ہے ان مجددین کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم النبیین کی وجہ سے فیضانِ نبوت درجہ بدرجہ حاصل ہوتے رہے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ بزرگ اپنے اپنے وقت کے مطابق سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اجاگر نہ کر سکتے۔ آخری زمانہ میں چونکہ کفر اندرونی اور بیرونی حملے دینِ اسلام پر کرنیوالا تھا اور دجال اپنی پوری طاقتوں سے میدان میں نکلنے والا تھا اسلئے اللہ تعالیٰ نے اسکے مقابلہ میں خاتم الاولیاء سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو چودھویں صدی کا مجدد بنا کر بھیجنے کے ساتھ ساتھ آپ کو امتی نبوت کا کامل نمونہ بھی بنایا تاکہ آپ بہر وجوہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مکمل اسوہ حسنہ دنیا کے سامنے رکھیں تاکہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون نہ صرف ظاہری صورت میں پورا ہو بلکہ معنوی لحاظ سے بھی پورا ہو۔

افسوس ہے کہ آجکل کے دانشمند اور خود پرست اہلِ علم حضرات نے اسلام کے اس ربانی طریق کی نفی کر دی ہے اور یہ مرض یہاں تک بڑھ گیا ہے کہ نہ صرف بعض لوگ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکر ہو گئے ہیں بلکہ قرآن کریم کو بھی عقل کے مقابلہ میں نعوذ باللہ ہیچ سمجھنے لگے اور کہتے ہیں کہ چونکہ انسانی عقل اپنے کمال کو پہنچ چکی ہے اس لئے اب کسی مابعد الطبیعاتی رہنمائی کی ضرورت نہیں رہی۔ یہ منزل سیدھی الحاد پر جا کر ختم ہوتی ہے اس سے بھی بڑھ کر افسوس ان لوگوں پر ہے جو قرآن و سنت پر تو بڑا زور دیتے ہیں لیکن الہٰی وعدے کے عملاً منکر ہیں اور سمجھنے لگے ہیں کہ قرآن و سنت سے صحیح تعلیمات اسلامیہ کو اخذ کرنے کے لئے کسی ربانی رہنمائی کی ضرورت نہیں۔ اور اللہ تعالےٰ اب کسی بشر سے ایسا کلام بھی نہیں کر سکتا جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور توحید باریتعالےٰ کی اشاعت کے ہو۔ یہی ذہنیت ہے جس نے اسلام کے حقیقی فروغ کے راستہ میں رکاوٹ پیدا کر دی ہے اور بہتوں کے نزدیک نظام اسلامی محض ایک اشتراکی یا فاشستی قسم کا نظام بن کر رہ گیا ہے اور اپنے قیام و استحکام کے لئے انہی مادی ذرائع کا محتاج بن گیا ہے جو لادینی تحریکوں کا خاصہ ہے +

درخواستِ دعا

میری بھاوجہ عزیزہ نسیم اہلیہ عزیز ملک بشیر احمد کئی دنوں سے درد گردہ وغیرہ کی وجہ سے بیمار ہے سب بھائی بہنوں کی خدمت میں عزیزہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

خاکسار محمد شفیع نوشہروی
دارالرحمت وسطی ربوہ

حقیقت جان لے تو خاک ہی افلاک ہو جائے

جنوں کی شان کا تجھ کو اگر ادراک ہو جائے
تری دانش وری کا خود گریباں چاک ہو جائے

سمجھ رکھا ہے تو نے "غیب" کو شاید اک افسانہ
حقیقت جان لے تو خاک ہی افلاک ہو جائے

فقط مُنہ ہاتھ دھو لینا وضو اس کو نہیں کہتے
نہ جب تک خونِ دل سے ہر پلک نمناک ہو جائے

مسافر وہ ہے جو یہ عزم لیکر گھر سے نکلا ہو
اگر منزل نہ آئے۔ رستے کی خاک ہو جائے

نئے تارے نئے چاند اور نئے سورج اُبھر آئیں
اگر تنویرِ تو خاکِ درِ لولاک ہو جائے

بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام اور اسکی اہمیّت

نواب محسن الملک کی ۷۰ سال پرانی ایک دردانگیز تقریر

(مسعود احمد خاں دہلوی)

۱۸۹۳ء سے کچھ عرصہ قبل کی بات ہے کہ بعض سربرآوردہ مسلمانوں کی طرف سے حیدرآباد دکن میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں دیگر نامور مقررین کے علاوہ سرسیّد احمد خاں مرحوم کے زبردست حامی و مددگار محسن الملک نواب مہدی علی خاں صاحب نے اشاعتِ اسلام کی اہمیت پر ایک زوردار تقریر فرمائی۔ تقریر زورِ بیان کے ساتھ ساتھ درد و سوز سے پوری طرح لبریز تھی۔

یہ جلسہ کن اصحاب کی طرف سے منعقد ہوا اور وہ کون سے محرکات تھے جو اس کے انعقاد کا باعث بنے اور اس کا بالآخر کیا نتیجہ برآمد ہوا، اس کی تفصیل بہت فکر انگیز اور ایمان افروز ہے کیونکہ اس کے ساتھ صداقتِ احمدیت کا ایک بہت بڑا نشان وابستہ ہے۔ اس تفصیل پر تو ہم کسی آئندہ اشاعت میں روشنی ڈالیں گے سردست ہم نواب محسن الملک کی تقریر کے بعض حصے ہدیۂ قارئین کرنا چاہتے ہیں کیونکہ آپ نے اس تقریر میں نہ صرف غیر ممالک اور غیر اقوام میں تبلیغِ اسلام کی اہمیت پر روشنی ڈالی بلکہ اس تعلق میں اس انتہائی اہم فریضہ سے مسلمانوں کی افسوسناک غفلت اور اندرونی اختلافات اور بےعملی کی وجہ سے ان کی انتہائی ناگفتہ بہ حالت کو بھی بڑی وضاحت کے ساتھ پیش کیا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اُس زمانہ میں جبکہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے احیاء اور مسلمانوں کی اصلاح کیلئے مبعوث فرمایا مسلمان زوال و اضمحلال کے اعتبار سے کس حال کو پہنچے ہوئے تھے اور اسلام کس کسمپرسی اور ضعف کی حالت میں تھا۔

نواب محسن الملک کی یہ تقریر "کتب خانہ اسلامی پنجاب لاہور" نے ۱۸۹۳ء میں ایک کتابچہ کی شکل میں شائع کی جس کا عنوان تھا "لیکچر ـــ اشاعتِ اسلام پر"۔ ساٹھ صفحات کا یہ کتابچہ اسلامیہ پریس لاہور میں باہتمام کرم بخش مہتمم مطبع طبع ہوا ذیل میں ہم مذکورہ بالا لیکچر کے جو اقتباسات درج کر رہے ہیں وہ اسی کتابچہ سے ماخوذ ہیں۔

اِس تقریر میں نواب محسن الملک نے اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے کہ اِس وقت مسلمان اسلام سے دُور جا پڑے ہیں اور سراسر قعرِ مذلّت میں گرے ہوئے ہیں اِس بات کو لازمی قرار دیا کہ حسّاس اور دردمند مسلمانوں کو چاہیئے کہ جہاں وہ خود اسلام پر عمل پیرا ہوتے ہوئے دنیا میں ترقی کرنے کی کوشش کریں وہاں ساتھ ہی غیر ممالک میں تبلیغِ اسلام کی طرف متوجہ ہوں۔ اِس بارہ میں آپ کا نقطۂ نظر یہ تھا کہ ناساعد حالات کے باوجود تبلیغِ اسلام کی جو صورت بھی ممکن ہو سکتی ہو اُس سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ مسلمانوں کے زوال اور ضعف و اضمحلال کے ضمن میں آپ نے تسلیم کیا کہ:-

"اب بھی دنیا میں مسلمانوں کی کمی نہیں ہے مگر کیا بلحاظ عقائد و اخلاق کے، کیا بخیال تعلیم و تربیت کے، کیا بلحاظ تہذیب و معاشرت کے وہ بہت پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور ان کی حالت بہت کچھ اصلاح کی محتاج ہے۔ وہ روز افزوں ذلّت و ادبار کی حالت میں گرفتار ہیں اور افلاس و جہل کی مہلک بیماری میں مبتلا۔ ہر روز ایک نئی مصیبت کا انہیں سامنا اور ہر شام ایک تازہ بلا سے ان کا مقابلہ ہے۔ نہ ان کی تعلیم کا بندوبست ہے نہ تربیت کا انتظام ہے سینکڑوں خاندان ایسے ہیں جو علم کے معدن اور کمال کے مخزن تھے اور جہاں سے صدہا مسلمان عالم بن کر نکلتے تھے، اب ان کا پتہ بھی نہیں ہے۔ ان کی اولاد جاہل، علم سے بےبہرہ، دربدر ماری پھرتی ہے۔ جن کی دولت و ثروت سے اسلام کی عزت تھی اور جن کی بدولت ہزاروں مسجدیں آباد، سینکڑوں خانقاہیں معمور، اور بیسیوں مدرسے جاری تھے، اب ان کا نشان بھی نہیں۔ ان کے پسماندے مفلس فقیر اور روٹیوں کے محتاج ہیں۔ کسی کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ فاقوں نے ان کا اور ان کے بچوں کا کیا حال کیا اور بھوک کے مارے وہ کب مر گئے" (ص ۹)

مسلمانوں کی ابتری اور ان کے روز افزوں زوال کے علاوہ اِس لیکچر میں نواب محسن الملک نے اِس امر کو بھی تسلیم کیا کہ مسلمان باہمی افتراق کا بُری طرح شکار ہیں۔ آپ نے اُن کے باہمی افتراق کا دردانگیز نقشہ کھینچتے ہوئے بتایا کہ رونا صرف اِس بات کا نہیں ہے کہ مسلمان بہتّر بلکہ اس سے بھی زیادہ فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں بلکہ رونا اِس بات کا بھی ہے کہ ہر فرقہ اپنی اپنی جگہ اندرونی طور پر افتراق کا شکار ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں چھوٹی سے چھوٹی سطح پر بھی تو باہمی اتفاق کی کوئی بنیاد موجود نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا:-

"وہ سچّا دین اور سیدھا سادہ اسلام جو ہم کو نبیٔ اُمّی نے سکھایا تھا اپنی اصلی حالت پر اِس وقت باقی نہیں ہے۔ اِس بےرنگ نے ہزاروں رنگ پکڑ لئے ہیں اور اس کی سادگی ہزاروں بناوٹ اور تکلّفات کے پردے میں چھپ گئی ہے اختلاف اور تفرقہ کی کوئی حد باقی نہیں رہی۔ کہنے کو تو بہتّر فرقے ہیں مگر تفصیل پر نظر کیجئے تو شمار ان کا سینکڑوں سے بھی گذر جاتا ہے ..... اِس وقت مسلمانوں کے اختلافات کی وہ ترقی ہے کہ ایک خاندان میں ایسے دو مسلمان بھی نہ ملیں گے جو اصول و عقائد در کنار فروع در فروع میں بھی نہایت چھوٹے چھوٹے مسئلوں میں جھگڑتے یا ایک دوسرے کی تکفیر نہ فرماتے ہوں۔ اُن بہتّر مذہبوں کو جانے دو جو اسلام میں مشہور ہیں، کسی ایک فرقے ہی کو لے لو اور ان میں جو اختلاف اور اختلاف سے مخالفت، اور مخالفت سے عداوت ہو رہی ہے اُس پر نظر کرو تو سوائے ناامیدی اور اسلام پر افسوس کرنے کے کوئی دوسری حالت نظر نہ پڑے گی۔ مثلاً اہلِ سنّت کے فرقہ کو لیجیئے اور خیال کیجیئے کہ اس کا کیا حال ہے۔ اگر انصاف اور غور سے دیکھو تو غالباً ستّر سے زیادہ اسی ایک فرقہ کی شاخیں ہوں گی جن میں طرح طرح کے پھل پھول لگے ہوئے ہیں اور قسم قسم کے جھگڑے ذری ذری سی بات پر دن رات ہوتے رہتے ہیں۔ کہیں ہاتھ ناف سے اُوپر رکھنے نہ رکھنے پر جھگڑا، کہیں آمین بالجہر کہنے نہ کہنے پر تکرار، کہیں انگشتِ شہادت اٹھانے نہ اٹھانے پر لڑائی، کہیں ضالین اور "دالین" کہنے پر فوجداری۔ غرض جتنے منہ اتنی باتیں جتنے آدمی اتنے جھگڑے" (ص ۱۳، ۱۴)

مسلمانوں کے زوال و اضمحلال کا دردانگیز نقشہ کھینچنے اور ان کی پستی کا اعتراف کرنے کے باوجود نواب محسن الملک نے اِس لیکچر میں بعض لوگوں کے اِس خیال سے اتفاق نہیں کیا کہ چونکہ مسلمان پستی کا شکار ہیں اس لئے ان کی اصلاح اور اقتصادی بہتری کا کام مقدم ہے اور بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام کا کام موخر۔ آپ نے واضح کیا کہ تبلیغِ اسلام ایک ایسا فریضہ ہے جس کی بجاآوری پر امتِ مسلمہ کا خیر امت ہونا موقوف ہے اسے کسی حال میں بھی ترک نہیں کیا جا سکتا حتیٰ کہ اسے پیچھے ڈالنا بھی کسی لحاظ سے مناسب نہیں چنانچہ آپ نے اشاعتِ اسلام کی فرضیت و فوقیت اور اس کی بنیادی اہمیت ذہن نشین کراتے ہوئے فرمایا:-

"اسلام کی اشاعت ایسا فرض ہے کہ کوئی دوسرا کام گو کتنے ہی ثواب کا ہو اور گو مسلمانوں کے لئے کیسا ہی مفید ہو اسکی فرضیت کو مسلمانوں پر سے ساقط نہیں کر سکتا اور جب تک اِس فرضِ کفایہ کو کچھ لوگ خدا کا نام لے کر پورا نہ کریں مسلمان اس سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ وہ خدا جس نے فطرۃً ہر انسان کو مسلمان ہونے کی تکلیف دی ہے سب سے اوّل اور سب سے مقدم اور سب سے بڑھ کر اپنے بندوں سے یہ چاہتا ہے کہ اس کو ایک جانیں اور ایک مانیں، نہ کسی کو اس کا شریک سمجھیں نہ کسی کے آگے سجدہ کے لئے سر جھکائیں۔ اور ان لوگوں سے جن کو بےمحنت اور بےزحمت کے اسلام کی دولت دی اور اپنی رحمت سے مسلمان کے گھر میں پیدا کر کے مسلمان بنایا یہ خواہش رکھتا ہے کہ جو امانت اُس نے اُن کے سپرد کی ہے وہ اَوروں تک پہنچاویں اور جو نعمت ان کو دی ہے دوسرے بندوں کو بھی اس میں شریک کریں۔ پس ہر مسلمان پر فرض ہے کہ دوسرے کے کان میں اسلام کی آواز پہنچاوے اور خدا کی توحید اور رسولؐ کی رسالت کی صدا دوسروں کو سناوے کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ۔ خدا خوش ہوتا ہے سب سے بڑھ کر اُن لوگوں سے جو بہکے ہوئے لوگوں کو اُس کی طرف لاتے ہیں۔ اور رسول مقبولؐ فخر کریں گے اُن پر جو ان کی امت بڑھانے میں ساعی ہیں۔ ایک بےدین کے سامنے خدا کی خدائی اور اُس کی یکتائی پر حجت لانا بہتر ہے ہزار مسلمانوں کے روبرو وعظ کرنے سے اور ایک منکرِ الوہیت کو مسلمان بنانا بہتر ہے ایک لاکھ مسلمانوں کی حالت درست کرنے سے۔" (ص ۱۵-۱۶)

نیز مزید فرمایا:-

"پس اوّل ہم کو فکر کرنی چاہئیے توحید کے پھیلانے اور خدا کے منکرین یا تین

خداؤں پر اعتقاد رکھنے والوں کو موحد بنانے اور آنحضرت صلعم کی رسالت پر ایمان لانے کی نہ کسی اور بات کی۔ اگر ہم اس میں کامیاب ہوئے اور ایک پھرے ہوئے دل کو بھی اُس کی طرف پھیر لیا یعنی ایک منکر کو بھی مومن بنالیا یا ایک عیسائی کو بھی تثلیث کے گورکھ دھندے سے نکال دیا ہماری سعی بلاشبہ مشکور ہوگی اور ہم خدا کے سامنے بلاشک سرخرو اور اس کے نام کی منادی کرنے والوں میں داخل ہوجائیں گے۔" (ص ۵۰)

نواب محسن الملک نے تبلیغ کی فرضیت و فوقیت اور ہر طور اس کی بنیادی اہمیت واضح کرنے کے علاوہ اِس امر پر بہت افسوس اور گہری تشویش کا اظہار کیا کہ مسلمان اِس اہم فریضہ سے بھی یکسر غافل ہیں اور ان کی اِس افسوسناک غفلت کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ اسلام دن بدن قعرِ ذلّت میں گرتا چلا جارہا ہے اور دنیا میں اس کے سربلند ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی۔ آپ نے اشاعتِ اسلام کے فریضے سے مسلمانوں کی غفلت اور اس کے نہایت مہلک نتائج و اثرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر ہم اپنے بزرگوں کی پیروی کرتے اور حُسنِ عقیدت اور حُسنِ عمل کے ساتھ اسلام کی اشاعت میں سرگرم رہتے تو غالباً آج کوئی خطۂ زمین کا ایسا نہ ہوتا جہاں خدا کا نام نہ پکارا جاتا اور اسلام کا پرچم نہ لہلہاتا ہوتا۔ مگر افسوس کہ ہم میں سوائے نام کے کوئی خصلت کوئی عادت کوئی چیز بھی ان کی باقی نہ رہی اور سوائے اپنی نفسانی خواہشوں میں منہمک ہونے کے کوئی بات شریعت و اسلام کی ہمیں یاد نہ رہی۔ زمانہ اُن سے خالی ہوگیا پر کوئی ان کا جانشین نہ ہوا۔ وہ خدا کے بندے دنیا سے چل بسے مگر کوئی اُن کا وارث نہ ہوا اور وارث ہوئے تو ہم جیسے جن پر صادق ہے خدا کا یہ قول فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ۔ آنکھ کھول کر اسلامی دنیا کو عبرت کی نظر سے دیکھو اور مسلمانوں پر اور ان کے اسلام پر غور کرو۔ کیا پاؤ گے کوئی ایسا خطۂ زمین کا جہاں کے مسلمانوں کو اسلام کا عشق، اسلام کا درد، اسلام کا شوق ہو۔ کیا دیکھو گے کسی ملک میں کسی فرقہ کو مسلمانوں کے ایسا جس کو اسلام کی اشاعت، اسلام کی حفاظت، اسلام کی حمایت کا کچھ بھی خیال ہو۔ کیا ہوگئیں وہ بستیاں جہاں ایسے پاک مسلمان اور جانباز مسلمان آباد تھے۔

کہاں گئے وہ مسلمان جن کے اسلام اور اسلام کی خوبیوں کی دنیا میں دھوم تھی۔ افسوس صد افسوس! دِيَارُهُمْ خَالِيَةٌ وَعِظَامُهُمْ بَالِيَةٌ رُسُومُهُمْ قَدْ عَفَتْ وَسُيُوفُهُمْ قَدِ انْطَفَتْ۔ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ مُطْعِمٌ وَلَا طَاعِمٌ وَلَا ثَاوٍ وَلَا ظَاعِنٌ (یعنی ان کی بستیاں خالی ہیں اور ان کی ہڈیاں بوسیدہ۔ ان کی نشانیاں مٹ گئیں اور ان کی تلواریں کند ہوگئیں۔ کوئی نہ رہا ان میں کھانے یا کھلانے والا مقیم یا مسافر)" (ص ۵۱)

تبلیغِ اسلام سے غفلت کے ضمن میں آپ نے علماء اور عوام دونوں کی روش کا کڑا احتساب کیا اور اِس ضمن میں دونوں کو ان کی غفلتوں اور کوتاہیوں پر ٹوکا۔ علماء کی روش کا تجزیہ کرتے ہوئے آپ نے توجہ دلائی کہ وہ اشاعتِ اسلام اور اس کے اہم تقاضوں سے یکسر غافل ہیں اور عوام کی روش کے متعلق آپ نے توجہ دلائی کہ تبلیغِ اسلام کی خاطر مالی قربانی کا مادہ ان میں یکسر مفقود ہے۔ چنانچہ اِس تعلق میں علماء کی غفلت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

"بلاشبہ ہزاروں مسلمان عالم ایسے موجود ہیں جو مسلمانوں کے حلقہ میں بیٹھ کر اسلام کا وہ بیان کریں کہ سننے والوں کو عرشِ بریں کی زیارت کرادیں اور اپنے مریدوں کو وہ داستانیں اور کہانیاں سنائیں کہ سامعین فنا فی الاسلام کے درجے پر پہنچ جائیں۔ انبیاء کے معجزات اور اولیاء کی کرامات کا ذکر اِس فصاحت سے فرمائیں کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کا غلغلہ ملاءِ اعلیٰ تک پہنچے۔ اور آسمان و زمین کے عجائبات کی وہ تفسیر کریں کہ ساتوں طبق زمین کے اور ساتوں پردے آسمان کے سننے والوں پر کھل جائیں۔ مگر کہاں ہیں وہ عالم مسلمان جو منکرین کے سامنے اسلام کی ایسی حقیقت بیان فرمائیں کہ ان کے دل کے شکوک اور شبہات نکل جائیں اور علم و حکمت کے ماننے والے اسے سن کر اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا پکارنے لگیں۔ کہاں ملیں گے وہ محقق مسلمان جو اسلام کی حقیقت ان لوگوں پر ثابت کریں جو کسی بات کو بھی خلاف فطرت کے نہیں مانتے۔ اور کہاں پائیں گے ہم ان مسلمان واعظوں کو جو خدا کے اقوال کا خدا کے افعال سے مطابق ہونا ثابت کر دکھائیں اور علم (جدیدہ) کے حملے سے مذہب کو بچائیں۔ اے عزیزو! مسلمانوں کو وجد میں لانا، مومنین کو جوش دلانا، معتقدین کے دلوں کو مسخر کرنا، مریدوں پر وجد اور محویت کی حالت طاری کردینا بخدا آسان اور نہایت آسان ہے۔ مجنوں کے نالہ و فریاد کے لئے لیلیٰ کا نام بس ہے اور فرہاد کے سر پھوڑنے کے لئے شیریں کی یاد دلانی کافی ہے مگر منکرین کے دلوں میں اسلام کی سچائی بٹھانی اور مذہب کے نہ ماننے والوں پر اسلام کی حقیقت ثابت کرنی اور معترضین کے اعتراضوں کی تردید اور عیب نکالنے والوں پر اس کی خوبیوں کا اثبات اور حکیمانہ اور فلسفیانہ باتوں کا جواب اور اسلامی مسائل اور مذہبی روایات کا فطرت اور علم سے مطابق کر دکھانا مشکل اور نہایت مشکل ہے۔" (ص ۵۲)

اسی طرح مسلم عوام کی بے حسی اور تبلیغِ اسلام کے لئے مالی قربانی سے ان کی پہلوتہی کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

"اِس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ بہت سے مسلمان ایسے ہیں کہ اسلام کے ساتھ روکھی سوکھی ہمدردی کرنے کو بہت مستعد اور سب سے آگے مگر روپے سے مدد کرنے کے لئے نہایت ناکارہ اور سب سے پیچھے۔ اسلام کی حالت اور مسلمانوں کی مصیبت پر اتنی آہیں کریں کہ آسمان ان کے دھوئیں سے سیاہ ہوجائے۔ اور ان کے غم میں اتنے آنسو بہائیں کہ محرّم کے اُجرتی رونے والے بھی شرما جائیں۔ اپنے بزرگوں کی کہانیاں سُن کر یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ کا ایسا غل مچائیں کہ کروبیان ملاءِ اعلیٰ بھی چونک پڑیں۔ اسلام کے نام پر ایسی محبت اور ایسی شیفتگی ظاہر کریں کہ قیس اور فرہاد بھی شرما جائیں۔ مگر جب کام کا وقت آوے اور روپیہ کی مدد مانگی جاوے تو نظر بچا کر مجلس سے ایسے نکل جائیں جیسے چور۔ اور اگر پھنس جائیں اور نکل نہ سکیں تو چندہ کی فہرست لانے والے کی طرف ایسا گھوریں جیسے کہ پھانسی کا وارنٹ لانے والے کو۔ اور اگر شرما شرمی سے نام اور رقم لکھنا پڑے تو دینے کے نام دیں گالیاں یہاں تک کہ اگر ملک الموت بھی تقاضہ کے لئے آوے تو اس کو بھی جان دیدیں مگر نہ دیں چندہ کا روپیہ۔" (ص ۵۴)

نواب محسن الملک نے آج سے ۷۰ سال قبل مسلمانوں کے زوال وادبار اور اسلام کی کسمپرسی اور ضعف کا جو دردانگیز نقشہ کھینچا اور تبلیغِ اسلام سے مسلمانوں کی غفلت پر جس دلی درد اور اضطراب کا اظہار فرمایا وہ اِس امر پر گواہ ہے کہ اُن انتہائی مایوس کن حالات میں کوئی معجزہ ہی دردمند مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرکے انہیں تبلیغِ اسلام کا فریضہ بجالانے کی اہلیت سے بہرہ ور کرسکتا تھا۔

خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی سے عین اسی وقت میں یہ معجزہ ظہور میں آیا اور بڑی شان کے ساتھ ظہور میں آیا۔ جس زمانہ میں نواب محسن الملک مسلمانوں کی غفلت اور مایوس کن حالت پر آنسو بہا بہا کر اپنے دلی اضطراب کا اظہار فرما رہے تھے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوکر مسلمانوں کی اسی خستہ حال اور یکسر غافل و بے عمل قوم میں سے تقویٰ شعار فدا کارانِ اسلام کو ایک ہاتھ پر جمع کرکے انہیں اِس قابل بنا دیا کہ وہ اسلام کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچاسکیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی قوتِ قدسی کے طفیل سنگریزوں میں سے نکلے ہوئے ان ہیروں نے اشاعتِ اسلام کی راہ میں ہر دکھ سہا، ہر مصیبت اور ہر تکلیف اٹھائی، اپنے عزیزوں اور پیاروں کو خیرباد کہا، بے زاد و راحلہ خدا کی راہ میں نکل کھڑے ہوئے، انہوں نے بھوکا رہنا گوارا کیا لیکن پیغامِ حق پہنچانے سے باز نہ آئے۔ آج مسیحِ پاک علیہ السلام کے تیار کردہ انہی مجاہدینِ اسلام کی بے مثال قربانیوں کا یہ ثمرہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ کو چار دانگِ عالم میں اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے، تثلیث کے گہواروں میں مسجدیں تعمیر ہورہی ہیں، دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہوہو کر لوگوں کو اسلام کی آغوش میں لا رہے ہیں۔ الغرض مشرق و مغرب میں ہر جگہ ایک نئی زمین اور نیا آسمان معرضِ وجود میں آرہا ہے۔

اگر چشمِ بصیرت سے دیکھا اور تعصب سے پاک ہوکر سوچا جائے تو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے اظہار کے لئے یہ معجزہ ہی کافی ہے کہ آپ نے آج سے ستر سال قبل اُن مایوس کن حالات میں جن کا نقشہ نواب محسن الملک نے اپنی ایک دردانگیز تقریر میں کھینچا تھا قعرِ ذلت میں گری ہوئی ایک ناکارہ قوم میں سے چند افراد کو باہمی محبت و اخوت اور اتحاد کی دولت سے مالامال کر دکھایا اور پھر ان میں دینداری اور تقویٰ شعاری کے ساتھ ساتھ تبلیغِ اسلام کی ایک ایسی تڑپ اور ایک ایسی قوتِ عمل بھر دی کہ جس کی بدولت انہوں نے غیر ملکوں اور غیر قوموں تک اسلام کا پیغام پہنچانے میں وہ کچھ کر دکھایا جو روئے زمین کے مسلمانوں کو مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن نظر آرہا تھا اور آج بھی ان کے لئے اسی طرح ناممکن بنا ہوا ہے۔

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

حضرت منشی عبدالخالق صاحب کپورتھلوی کا ذکر خیر

(از محترم مولانا ابوالعطاء صاحب ربوہ)

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ تھے آپ کی وفات ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۶۳ء کو واقع ہوئی۔ درس القرآن المجید کے خاتمہ پر بہت بڑی جماعت مومنین نے آپ کا جنازہ پڑھا اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ آپ کے والد صاحب مرحوم جناب مولوی محمد حسین صاحب کپورتھلوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیرینہ مبایعین میں سے تھے اور اسی وجہ سے محترم منشی صاحب کو بھی صحابہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ آپ کو اس دورِ سعادت کے چند واقعات یاد تھے اور ذکر حبیبؑ کے موقعہ پر آپ نے وہ کئی دفعہ سنائے ہیں۔

محترم منشی صاحب شروع میں ریاست کپورتھلہ ضلع جالندھر میں پٹواری کے طور پر ملازم تھے۔ بعض دفعہ قائمقام گرداور اور قائمقام نائب تحصیلدار بھی ہوئے ہیں ۱۹۲۲ء میں ملازمت سے فارغ ہو کر پوری طرح ہجرت کر کے قادیان پہنچ گئے اور حضرت میر محمد اسحٰق رضی اللہ عنہ کے ساتھ لنگر خانہ میں کام پر مقرر ہوئے اس عرصہ کے بہت سے واقعات بھی جناب منشی صاحب سنایا کرتے تھے۔ حضرت میر صاحبؓ کی شگفتہ طبیعت کے بعض لطائف بھی بتایا کرتے تھے۔ طبیعت کے لحاظ سے محترم منشی عبدالخالق صاحب بھی بہت زندہ دل تھے پریشانی اور گھبراہٹ کے اوقات میں کوئی نہ کوئی لطیفہ ضرور پیدا کر دیتے تھے۔ یہ مومنانہ ظرافت آپ کی ایک خاص خوبی تھی۔ . . . . لنگر خانہ کے بعد آپ مدرسہ احمدیہ کے بورڈنگ میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے تھے۔ اور لمبے عرصہ تک یہ خدمت بجالاتے رہے۔ بوقت وفات آپ کی عمر قریباً اسی سال تھی۔ آپ کے آٹھ بچے ہیں پہلی مرحومہ بیوی سے تین لڑکے اور دو لڑکیاں اور دوسری بیوی سے دو لڑکیاں اور ایک لڑکا۔ آپ کی ایک صاحبزادی مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم مشہود آزری مبلغ سلسلہ کی اہلیہ ہیں اور ان کا ایک لڑکا عزیزم محمد یونس صاحب اسلم ادیب فاضل ۱۹۴۷ء سے قادیان میں بطور درویش مخلصانہ خدمات بجالا رہا ہے۔

ہجرت کے بعد شروع شروع میں ربوہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کا احمد نگر (نزد ربوہ) میں آغاز ہوا تھا۔ کارکنان اور اکثر اساتذہ کی رہائش بھی احمد نگر میں تھی۔ محترم منشی عبدالخالق صاحب کی مستقل رہائش احمد نگر میں ہی رہی۔ کپورتھلہ کی اراضی کے مقابل آپ کو دس بارہ ایکڑ زمین بھی احمد نگر میں الاٹ ہوئی ۱۹۴۸ء میں جب احمد نگر میں احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھی گئی تو سب جماعت نے اس کی تعمیر میں حصہ لیا۔ بعدازاں مسجد کے صحن میں توسیع کی ضرورت محسوس ہوئی۔ میں نے تحریک کی۔ میں ان دنوں جماعت کا صدر بھی تھا۔ جس دوست کی زمین سے توسیع ہو سکتی تھی انہوں نے کہا کہ مجھے اس زمین کا بدل دے دیا جائے تو میں یہ زمین دے دوں گا۔ اس موقعہ پر حضرت منشی عبدالخالق صاحب نے جھٹ کہا کہ میں اپنے مکان کے احاطہ میں سے اتنی زمین بطور بدل کے دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ چار مرلہ کا ٹکڑا مسجد میں شامل ہو کر بطور رہا چنانچہ استعمال ہونے لگا اور منشی صاحب نے زمین کے مالک بھائی کو اپنے احاطہ میں سے اتنی زمین دے دی۔ جزاہ اللہ خیراً۔ یہ ایک موقعہ کی بات نہیں بلکہ احمد نگر کی رہائش کے عرصہ میں ہمیشہ ہی منشی صاحب مرحوم جماعتی تحریکات میں بالعموم اپنی طاقت سے بڑھ کر حصہ لیتے تھے زندگی کے آخری سالوں میں آپ کو بہت تنگدستی درپیش تھی۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ آپ نے ہر حالت میں مومنانہ صبر اور حوصلہ کا نمونہ دکھایا ہے اور تنگی کے ایام کو بڑی ہمت سے برداشت کیا ہے۔ ان کی حالت اور ان کے حوصلہ کو دیکھ کر ہمیشہ ان کے لئے دل سے دعا نکلتی تھی۔ مجھے معلوم ہوا تھا کہ پہلے ان کی وصیت ۱/۱۰ کی تھی مگر آخری سالوں میں انہوں نے وصیت میں اضافہ کر کے ۱/۵ حصہ کی کر دی تھی اللہ تعالیٰ قربانی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

انسان میں کمزوریاں بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوریوں کے باعث ہی نجات و فلاح کا معیار فمن ثقلت موازینہ فاولئک ھم المفلحون میں مقرر فرمایا ہے۔ حضرت منشی صاحب کی یہ بڑی خوبی تھی کہ وہ ناراضگی کو دل میں پائیدار نہیں بناتے تھے اور انہیں اپنے قصوروار کو معاف کرنے میں خوشی محسوس ہوتی تھی اور اگر کہہ دیا جائے کہ قصور آپ کا ہے تو وہ معذرت کرنے میں سبقت لے جاتے تھے۔ دوستوں کے بڑے مخلص دوست تھے اور تکلیف اٹھا کر بھی دوستوں کی امداد کرتے تھے۔ مجھے ایک عزیز کی شادی کے موقعہ پر رقم کی ضرورت تھی۔ ان کو کسی طرح پتہ لگ گیا اپنی زمین کے حصہ کا ٹھیکہ کی رقم پانسو روپے لے کر میرے پاس ربوہ پہنچے اور کہنے لگے کہ آپ اسے خرچ کریں اور جب سہولت ہو تو واپس کر دیں۔ میں حیران تھا۔ میں نے شکریہ کے ساتھ انکار کرنا چاہا! مگر ان کے جذبات کے پیش نظر ایسا نہ کر سکا اور وہ رقم تین قسطوں میں تین ماہ میں واپس کر دی۔

حضرت منشی صاحب کافی عرصہ بیمار رہے۔ علاج معالجہ ہوتا رہا۔ منشی صاحب نے ان ایام کو بھی بڑے حوصلہ اور صبر سے گزارا فضل عمر ہسپتال میں آخری دنوں میں بیمار تھے میں عیادت کے لئے گیا۔ ضعف بہت ہو چکا تھا۔ مگر چہرہ پر مسکراہٹ تھی اور باتوں میں عزم و ہمت تھی کہنے لگے کہ چند دنوں میں صحت یاب ہو جاؤں گا۔ انشاء اللہ۔

محترم منشی صاحب میں مہمان نوازی کا بہت جذبہ تھا۔ احمد نگر پختہ سڑک کے کنارے پر واقع ہے۔ اکثر مسافر آتے رہتے ہیں اور گاؤں کے لوگ ان سب کو احمدیہ مسجد کا رستہ دکھا دیتے ہیں۔ مجھے خوب یاد ہے کہ ایسے مواقع پر عام جماعت میں بھی عمدہ جذبہ ہوتا تھا اور کبھی کسی مسافر کو بھوکا نہیں رہنے دیا گیا البتہ بعض وقت جب بہت بے وقت مسافر آتا تھا تو قدرے دقت ہوتی تھی ایسے مواقع پر ہمیشہ منشی عبدالخالق صاحب پہلے حامی بھرتے تھے۔ کہ میں اس مسافر کے کھانے کا انتظام کرتا ہوں اور اکثر وہی یہ خدمت سرانجام دیتے تھے۔

منشی صاحب مرحوم نماز باجماعت کے بڑے پابند تھے۔ جب وہ مسجد میں ایک دو نمازوں میں نظر نہ آئیں تو اندازہ ہوتا تھا کہ یا تو سفر پر ہیں یا بیمار ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا تھا۔ ان کا وجود مسجد کی رونق تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت منشی عبدالخالق صاحب کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ بلند درجات عطا فرمائے اور ان کی اہلیہ محترمہ اور سب بچوں بچیوں کو ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازے آمین یارب العالمین

تحریک وصیت

دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا طریق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ :۔

"اس وقت میں پھر دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر اُن میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ کونسا کام کرے کہ اسے پتہ لگ جائے وہ دین کو دنیا پر مقدم کر رہا ہے تو وہ علاوہ اور اصلاح کے اپنے مال کے کم از کم ۱/۱۰ حصہ کی اور زیادہ ۱/۳ حصہ کی وصیت کرے۔ اگر اس کا گزارہ تنخواہ پر ہے تو تنخواہ کے حصہ کی کرے اور اگر جائداد کی آمدنی پر ہے تو اس کی کرے اس کے بعد وہ خدا تعالیٰ کے حضور انہی لوگوں میں رکھا جائے گا۔ جو ایفائے عہد کرتے ہیں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ مئی ۱۹۴۸ء)

قائدین کی توجہ کیلئے

ہمیں خوشی ہے کہ قائدین خدام الاحمدیہ کے تعاون کی وجہ سے ماہانہ رپورٹ کی ریکنگ کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہو رہے ہیں اور مجالس رپورٹ ارسال کرنے کی طرف ہر ممکن توجہ دے رہی ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ تاہم ابھی بعض مجالس پر پوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تا رپورٹ ہر ماہ پندرہ تاریخ سے قبل دفتر مرکزیہ میں پہنچ جائے۔ امید ہے قائدین علاقہ اضلاع و مجالس اس طرف خاص توجہ مرکوز فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احباب ہوشیار رہیں

ایک شخص جس کا حلیہ درج ذیل ہے :۔

اپنا نام اکرم بتاتا ہے اور اپنے آپ کو احمدی ظاہر کر کے احباب کو دھوکا و فریب دے کر روپیہ وغیرہ بٹورتا ہے۔

قد تقریباً چھ فٹ رنگ گندمی عمر تقریباً ۴۵ سال کوٹ پتلون اور ہیٹ استعمال کرتا ہے۔ اور عینک بھی لگاتا ہے۔

(ناظر امور عامہ)

وعدہ جات چندہ تعمیر دفتر وقف جدید

جن احباب کرام نے حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے وعدے یا نقد چندہ برائے تعمیر دفتر ارسال فرمایا ہے ان کے اسمائے درج ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بھائیوں کو اجر عظیم عطا فرماوے۔ آمین۔ نوٹ:۔ بیس روپے سے کم کے وعدے شائع نہیں کئے گئے۔

(ناظم مال وقف جدید)

بابو نشاء اللہ خان صاحب لاہور ۱۰۰/-
حکیم سراج الدین " ۱۰۰/-
قریشی محمود احمد " ایڈووکیٹ ۱۰۰/-
شیخ ہدایت اللہ " ۱۰۱/-
ماسٹر محمد ابراہیم " دہلی دروازہ " ۲۰۰/-
جماعت احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ۱۲۷/-
جماعت احمدیہ کراچی ۲۰۰/-
شیخ سلیم اللہ صاحب نوشہرہ بذریعہ چیک ۵۱/-
چوہدری عابد علی " پلیڈر اسلامیہ پارک لاہور ۵۰/-
" محمد اشرف " اسلامک ریسرچ سنٹر " ۵۰/-
ڈاکٹر بشیر احمد " بھاٹی گیٹ " ۲۵/-
" محمد شفیق " میلارام روڈ " ۲۵/-

میاں ناصر علی صاحب پرانی انارکلی لاہور ۲۵/-
چوہدری نور احمد " سول لائنز " ۲۵/-
میجر شمیم احمد " جوہر آباد اضافہ ۲۵/-
ملک مبارک احمد " سلطان پورہ لاہور ۲۰/-
" عبد الحفیظ " " " ۲۰/-
صوفی خدا بخش " انسپکٹر وقف جدید ۲۵/-
محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اشرف صاحب لاہور ۵۰/-
خواجہ ظہور احمد صاحب " ۵۰/-
کیپٹن شیر محمد " ماڈل ٹاؤن " ۲۵/-
مرزا محمد یوسف " " ۲۰/-
ملک منصور احمد " خیر پور میرس ۲۰/-
احمدیہ محلہ دارالبرکات ربوہ ۲۹/-

چندہ تحریک جدید کا سابقہ حساب

مجاہدین تحریک جدید سے ایک ضروری گذارش

مخلصین جماعت کے ذہنوں پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد راسخ ہو چکا ہے کہ:۔

"تحریک جدید ایک مستقل صدقہ جاریہ ہے۔"

پس جب کوئی مجاہد کسی وقت مالی کمزوری کا شکار ہو کر اس مالی جہاد سے محروم رہ جاتا ہے تو وہ حالات سنورنے پر پھر اس مالی جہاد کے تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے دفتر ہذا سے اپنے سابقہ حسابات کا مطالبہ کرتا ہے۔ ایسے مخلصین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مطالبہ کے ساتھ اپنی یادداشت کے مطابق ضروری کوائف بھی مہیا فرما دیا کریں۔ مثلاً کس کس جماعت میں ان کی سکونت رہی اور اندازاً وعدہ یا ادائیگی کس قدر تھا وغیرہ وغیرہ ایسے کوائف خواہ اندازاً ہی ہوں۔ پرانے حسابات تلاش کرنے میں ممد ثابت ہوتے ہیں۔ اور خط و کتابت اور وقت کو رائیگاں ہونے سے بچاتے ہیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وعدہ جات وقف جدید

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے وقف جدید سال ششم کا اعلان ہوئے دو ماہ سے زائد عرصہ گذر رہا ہے۔ اس اعلان میں حضور نے جماعت کو تحریک وقف جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ نیز افسوس ہے کہ ضلع سیالکوٹ کی دیہاتی جماعتوں کی طرف سے بالعموم اور پسرور کی اکثر دیہاتی جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات کی فہرست تاحال دفتر میں موصول نہیں ہوئیں۔ ان علاقوں کے متعلقہ عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس طرف فوری توجہ فرما کر ممنون فرماویں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء (ناظم مال وقف جدید)

عہدہ داران احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن ملتان

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے عہدیداران کا انتخاب مورخہ یکم فروری ۱۹۶۳ء بروز جمعۃ المبارک بمقام کوٹھی ملک عمر علی احمد صاحب عمل میں آیا۔ مندرجہ ذیل عہدیدار چنے گئے (۱) سرپرست ملک عمر علی احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع ملتان (۲) نائب سرپرست ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب قائد ملتان ڈویژن (۳) پریذیڈنٹ۔ محمد زبیر خان رانا فورتھ ایئر نشتر میڈیکل کالج ملتان (۴) سیکرٹری مبارک احمد محوکہ تھرڈ ایئر گورنمنٹ کالج ملتان (۵) فنانس سیکرٹری۔ اعجاز احمد طارق۔ فرسٹ ایئر گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج ملتان۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔

خاکسار مبارک احمد محوکہ سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن ملتان

نظارت تعلیم کے اعلانات

وائی (Y) کیڈٹ سکیم گیارھواں داخلہ

موجودہ یا سابقہ فوجیوں کے لڑکوں سے وائی کیڈٹ سکیم میں داخلے کی درخواستیں ۱۵/۴/۶۳ تک
شرائط:۔ میٹرک فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۳۰/۶/۶۳ کو ۱۷ تا ۲۰ سال۔ غیر شادی شدہ۔ دوران ٹریننگ بنیادی تنخواہ -/۲۵۔ بعد ٹریننگ -/۵۰۔ راشن وردی سرکاری۔ فارم ہائے درخواست نزدیک ترین دفتر بھرتی سے لیں۔

(ب۔ ٹ ۱۹/۳/۶۳)

داخلہ ایوننگ کلاسز گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی

کورسز:۔ اول۔ ایسوسی ایٹ ممبرشپ امتحان انسٹی ٹیوٹ آف انجنیئرس (پاک) سیکشن اے
دوم:۔ سٹی اینڈ گلڈس آف لندن انسٹی ٹیوٹ امتحان
(الف) الیکٹریکل انجنیئرنگ (انٹرمیڈیٹ گریڈ)
(ب) فاؤنڈری پریکٹس " " "
سوم:۔ ٹریڈ کورسز (۱) الیکٹریکل سپروائزر (۲) ریڈیو مکینک (۳) فاؤنڈری مین (۴) ٹرنر (۵) کارپنٹر (۶) ویلڈر (۷) فٹر (۸) وائرمین (۹) مشینسٹ (۱۰) ڈرافٹس مین (مکینیکل) (۱۱) ٹیلی کمیونیکیشن مکینک (۱۲) انڈسٹریل مینیجمنٹ (سپروائزری لیول فورمین شپ)
شرائط برائے اول:۔ انجنیئرنگ ڈپلومہ یا سٹوڈنٹ آف انسٹی ٹیوٹ آف انجنیئرس یا امتحان انٹر سائنس
" دوم کا ابتدائی امتحان سٹی اینڈ گلڈس انسٹی ٹیوٹ آف لندن یا میٹرک سائنس و ریاضی
" سوم:۔ (۱ تا ۸) اے وی مڈل (سائنس) (۹) اے وی مڈل تجربہ کار ٹرنر (۱۰ تا ۱۱) میٹرک (سائنس) ۱۲۔ میٹرک
مجوزہ فارم دفتر پرنسپل سے بڑا لفافہ ۵ پیسوں والا ارسال کر کے طلب کریں۔ درخواست کیلئے آخری تاریخ ۲۵/۳/۶۳

(ب۔ ٹ ۱۷/۳/۶۳)

باقاعدہ آرمی کمشن۔ ستارھواں پی ایم اے شارٹ کورس

شرائط برائے:۔ انجنیئرس۔ الیکٹریکل و مکینیکل۔ ای ایم ای سپیشل ٹیکنیکل آفیسرز کیڈر سول یا الیکٹریکل یا مکینیکل انجنیئرنگ ڈگری۔ عمر ۳۰/۴/۶۳ کو ۲۰ تا ۲۶ سال
برائے:۔ سگنلز:۔ ایم ایس سی فزکس۔ عمر ۲۰ تا ۲۴ سال
برائے:۔ آرمی ایجوکیشن کور۔ ایم اے / ایم ایس سی۔ اسلامیات۔ اسلامک ہسٹری۔ انگلش۔ کیمسٹری (بیجو) یا ریاضی۔ عمر ۲۰ تا ۲۸ سال
۱۹۶۳ء میں امتحان ڈگری دینے والے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔
عرصہ ٹریننگ ۷ ماہ۔ انجنیئرنگ ڈگری والوں کو کمشن ملنے پر یکمشت -/۵۰۰۰ علاوہ تنخواہ و الاؤنس۔ فارم درخواست نزدیک ترین دفتر بھرتی سے لیں۔ پرشدہ فارم بنام جی ایچ کیو۔ برانچ اے جی پی اے ڈائرکٹریٹ پی اے ۳ (پی) راولپنڈی ۳۰/۴/۶۳ تک۔

پاکستان نیوی میں مستقل کمشن

آئندہ امتحان داخلہ ۱ تا ۱۳ جولائی ۱۹۶۳ء۔ مراکز امتحان:۔ کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ ڈھاکہ سلہٹ وغیرہ
برانچز۔ ایگزیکٹو۔ سپلائی۔ انجنیئرنگ۔ الیکٹریکل
شرائط۔ انٹرمیڈیٹ (فزکس و ریاضی) یا سینئر کیمبرج (سائنس و ریاضی)۔ غیر شادی شدہ عمر ۱/۱/۶۴ کو ۱۷ تا ۲۰ سال انٹرمیڈیٹ / ہائر سیکنڈری کے امتحان میں بیٹھنے والے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ فارم ہائے درخواست کسی دفتر بھرتی سے لیں۔ مکمل درخواست نیول ہیڈ کوارٹر میں ۱۵/۶/۶۳ تک

(ب۔ ٹ ۱۷/۳/۶۳)

چودھواں پری کیڈٹ داخلہ پی اے ایف پبلک سکول سرگودھا

طلبہ کو سینئر کیمبرج کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ بعد تکمیل کورس پی اے ایف جی ڈی (پی) برانچ میں جانا لازم
شرائط:۔ ۳۰/۴/۶۳ کو عمر ۱۱ تا ۱۲½۔ چھٹی پاس یا تھرڈ سٹینڈرڈ مارچ ۱۹۶۳ء کے چھٹی کے امتحان میں بیٹھنے والے بھی بسفارش ہیڈ ماسٹر درخواستیں کر سکتے ہیں۔ امتحان داخلہ ۲۸/۴/۶۳۔ کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ سرگودھا۔ کوئٹہ ملتان کینٹ۔ حیدرآباد۔ پرچہ جات۔ انگلش و حساب
سہولتیں:۔ دوران ٹریننگ راشن۔ وردی۔ کتب۔ ادویہ سرکاری۔ سرپرست کی ۳ ہزار سالانہ آمد تک فیس نادارد۔ اس سے اوپر -/۱۵ تا -/۱۰۰ ماہوار فارم درخواست پی۔ اے ایف دفتر بھرتی۔ کراچی۔ کوئٹہ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور سے لیں۔ درخواستیں ۱۵/۴/۶۳ تک پی اے ایف دفتر بھرتی میں پہنچنی لازم۔

(ب۔ ٹ ۱۷/۳/۶۳)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• نیویارک ۔ ۱۲ر مارچ ۔ اقوام متحدہ کے معتبر ذرائع نے کل یہاں کہا کہ اگر یمن کے تنازعہ کے تینوں بڑے فریق عدم مداخلت کا یقین دلائیں تو تنازعہ اقوام متحدہ کی مداخلت کے بغیر حل ہو سکتا ہے۔ ان ذرائع نے کہا مصر کو یمن سے اپنی تمام فوج واپس بلا لینی چاہیئے۔ سعودی عرب کو معزول امام کے حامی قبائل کو گولہ بارود اور دیگر امداد نہیں دینی چاہیئے اور جمہوریہ یمن کی حکومت کو یقین دلانا چاہیئے کہ وہ سعودی عرب اور برطانوی زیر تحفظ علاقہ عدن میں مداخلت نہیں کرے گی اور نہ ہی اپنے معاملات میں دوسرے ملکوں کو مداخلت کی اجازت دے گی۔ اگر یہ باتیں طے ہو جائیں تو یمن کا تنازعہ خود بخود حل ہو جائے گا۔

• لاہور ۔ ۱۲ر مارچ ۔ مغربی پاکستان اسمبلی نے چار روزہ بحث کے بعد نو کروڑ ۸۱ لاکھ ۹۶ ہزار چھ سو نو روپے کا ضمنی بجٹ منظور کر لیا ضمنی بجٹ کو صوبائی اسمبلی سے منظور کرانے کی غرض سے حکومت مغربی پاکستان کو کم از کم ایک لاکھ روپے کے اخراجات برداشت کرنا پڑیں گے۔ یہ رقم صوبائی اسمبلی کے ارکان کے معاوضہ، ملازمین کی تنخواہیں، بجلی اور پرنٹنگ کے اخراجات کی صورت میں ادا کرنا پڑے گی۔

• قاہرہ ۔ ۱۲ر مارچ ۔ کل شام قاہرہ میں متحدہ عرب جمہوریہ اور شام کے وفود کے درمیان دوسری ملاقات ہوئی پہلی ملاقات شامی وفد کے قاہرہ پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد ہوئی تھی۔ شامی وفد کی قیادت وزیر اعظم صلاح البیطار کر رہے ہیں بات چیت میں مصری وفد کی قیادت صدر ناصر خود کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ عراق کے نائب وزیر اعظم صالح السعدی بھی مذاکرات میں شریک ہیں قاہرہ ریڈیو تینوں ملکوں میں مذاکرات کا ذکر کرتے ہوئے کہا مصر، شام اور عراق کی یونین قائم کرنے کے بارے میں مکمل سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اور تینوں ملکوں کے وفود عنقریب اپنی حکومتوں کو مکمل رپورٹ پیش کر دیں گے۔

• نیس ۔ ۱۲ر مارچ ۔ شاہ سعود کے کل جنیوا سے نیس پہنچنے کے چند گھنٹے بعد ان کا وائی کومٹ جیٹ طیارہ فرانس اور اٹلی کی سرحد پر کوہ الپس کے دامن میں گر کر تباہ ہو گیا۔ طیارہ شاہ کو یہاں پہنچانے کے بعد جنیوا سے ان کا اسباب لے کر واپس نیس آ رہا تھا اس میں سامان کے علاوہ عملہ کے نو افراد سوار تھے جن کے زندہ بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ طیارہ فرانس کی سرحد کے قریب اٹلی کے علاقہ میں مونٹے مینو کی دس ہزار فٹ بلند چوٹی سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔

• بیروت ۔ ۱۲ر مارچ ۔ شام کی سابق حکومت کے بھیجے ہوئے وفد کے دو ارکان گزشتہ شب پیکنگ سے دمشق واپس پہنچ گئے۔ یہ وفد چین سے ترقیاتی امداد کے حصول سے متعلق ایک معاہدہ پر دستخط کے لئے پیکنگ گیا تھا۔ وفد کے سربراہ سابق وزیر مواصلات مسٹر صبوحی تھے جو وفد کے دوسرے ارکان کے ہمراہ ماسکو میں کچھ دیر قیام کے بعد بڈاپسٹ روانہ ہو گئے ہیں۔ دمشق میں اس شبہ کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ مسٹر صبوحی شائد وطن نہ آئیں کیونکہ سابق شامی کابینہ میں ان کے تمام ساتھی وزیر گرفتار ہو چکے ہیں یا پولیس کی کڑی نگرانی میں ہیں۔

• پیرس ۔ ۱۲ر مارچ ۔ اقوام متحدہ کی تعلیمی سائنسی و ثقافتی تنظیم یونیسکو نے اعلان کیا ہے کہ وہ مصر میں ابو سمبل کی دو قدیم عبادت گاہوں کو اسوان بند کی تعمیر کے بعد غرقاب ہونے سے بچانے کے لئے اب تک صرف ۵۷ لاکھ ڈالر جمع کر سکی ہے۔ جب کہ ان آثار قدیمہ کو محفوظ رکھنے کے لئے تین کروڑ پچاس لاکھ ڈالر کے اخراجات کا اندازہ لگایا گیا تھا

• ڈھاکہ ۔ ۱۲ر مارچ ۔ گورنر مشرقی پاکستان عبد المنعم خاں نے عوام پر زور دیا ہے کہ وہ معمولی نوع کے اختلافات ختم کر دیں اور موجودہ حکومت کو جو صدر ایوب کی سربراہی میں عوام کی خوشحالی اور ترقی کے لئے کام کر رہی ہے۔ بھر پور تعاون پیش کریں۔ آپ نرسنگدی میں ایک بہت بڑے جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ صوبائی گورنر نے کہا حکومت نے تمام شعبوں میں بڑے بڑے ترقیاتی منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ عوام اور بالخصوص طلبہ کو ایسا ماحول پیدا کرنا چاہیئے کہ حکومت اپنی زیادہ سے زیادہ توجہ ترقیاتی کاموں پر دے سکے۔ گورنر نے مزید کہا کہ نعرہ بازی کے دن گزرتے جا رہے ہیں اب کام اور صرف کام پر ساری توجہ مبذول کرنے کا وقت ہے۔

• سکھر ۔ ۱۲ر مارچ ۔ سرکاری رپورٹ کے مطابق ضلع خیر پور میں مختلف مقامات پر گیس کا دس کھرب مکعب فٹ کا ذخیرہ موجود ہے اور کندھ کوٹ ضلع جیکب آباد میں بھی دو لاکھ مکعب فٹ گیس موجود ہے۔ ماہرین کے مطابق گیس کے ذخیرے کیمیاوی کھاد گندھک، پلاسٹک اور مصنوعی ریشہ کی تیاری میں استعمال ہو سکتے ہیں۔

• لاہور ۔ ۱۴ر مارچ ۔ سندھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر رضی الدین صدیقی نے آج تیسرے پہر اسلامیہ کالج سول لائنز کے جلسہ تقسیم اسناد و انعامات میں خطاب کرتے ہوئے اس ضرورت پر زور دیا ہے کہ معلم اور طلبہ کے مابین اس رشتہ کو پھر سے استوار کیا جائے جس کا تصور اسلامی روایات میں ملتا ہے آپ نے کہا اس تعلق کے احیاء کے بغیر تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کی مساعی بار آور نہیں ہو سکیں گی۔

• بغداد ۔ ۱۲ر مارچ ۔ عراقی حکومت نے ۱۹۶۲ء کی آخری ششماہی میں ۴۴ بیرونی کمپنیوں کو اسرائیل سے تجارت کے الزام میں "بلیک لسٹ" کر دیا ان میں سے آٹھ کمپنیوں نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ اسرائیل سے تجارت نہیں کریں گی اس لئے ان کا نام بلیک لسٹ سے خارج کر دیا گیا۔ اسرائیل بائیکاٹ کے دفتر کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق اسی عرصہ میں ۴۴ بیرونی ملکوں کے جہازوں کو بھی بلیک لسٹ میں شامل کیا گیا۔ اور آئندہ اسرائیل سے تجارت نہ کرنے کے وعدہ پر چھ جہازوں کا نام اسی فہرست سے نکال دیا گیا۔

• برلن ۔ ۱۲ر مارچ ۔ مغربی جرمنی میں تبت کی امداد کے لئے ایک جرمن سوسائٹی قائم کی گئی ہے۔ یہ تبت کے ان پناہ گزینوں کی امداد کرے گی۔ جو مغربی جرمنی میں رہ رہے ہیں۔ یہ سوسائٹی "تبت جلا وطنی میں" نامی ایک ملنامہ بھی نکال رہی ہے جس میں تبت کے ان پناہ گزینوں کا حال بیان کیا جائے گا۔

درخواست دعا

میرے بھائی جان محترم بشیر الدین احمد کرسٹل (لندن) بھی کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور کئی ایک پریشانیوں میں مبتلا ہیں خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور صحابہ مسیح موعودؑ اور درویشان قادیان سے گزارش ہے کہ میرے بھائی جان اور ان کے اہل و عیال کی صحت اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

امۃ الحفیظ سیال ۔ ربوہ

ملک کو غربت اور افلاس سے نجات دلانے کیلئے تیار ہو جائیے

"بھوک سے آزادی کے عالمی ہفتہ کے موقع پر قوم کے نام صدر ایوب کا پیغام"

راولپنڈی ۲۲ مارچ۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ملک سے غربت و افلاس اور بھوک کو مکمل طور پر ختم کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ بھوک سے آزادی کے عالمی ہفتہ کے آغاز کے موقع پر صدر نے قوم کے نام اپنے پیغام میں کہا کہ ان کی حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ عوام کا معیار زندگی بلند کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ترقیاتی سرگرمیاں تیز تر کی جا رہی ہیں۔ صدر ایوب نے عالمی ادارہ خوراک کو مبارک باد دی جس نے اس ہفتہ کو منانے کا اہتمام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے ظاہر ہے کہ عالمی ادارہ صحت بھوک کے مسئلہ سے پوری طرح واقف ہے اور اس کے حل کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھوکوں کو کھانا کھلانا ہر لحاظ سے اچھا کام ہے اور یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب کہ اناج زیادہ مقدار میں پیدا کیا جائے اور عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنے کی کوشش کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان زیادہ اناج پیدا کرنے کے لئے مختلف بند اور بیراج بنا رہی ہے جن میں گدو بیراج، غلام محمد بیراج، تونسہ بیراج منگلا ڈیم اور تربیلا ڈیم شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قوم بھوک کو ختم کرنے کے لئے جو بھی کوشش کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کا اجر خود دے گا۔

مغربی پاکستان اسمبلی میں غیر سرکاری رائے شماری

لاہور ۲۲ مارچ۔ مغربی پاکستان اسمبلی میں کل ایک غیر سرکاری بل پر سرکاری پارٹی کو شکست ہو گئی۔ حزب اختلاف کے امیر حبیب اللہ سعدی نے اسلام چھوڑ کر عیسائی مذہب قبول کرنے والے افراد کو وراثت کے حق سے محروم کرنے کے لئے ایک ترمیمی بل پیش کیا تھا۔ حکومت کی جانب سے ریلوے وزیر خان عبد الوحید خان نے اس کی مخالفت کی اور رائے شماری میں بل کی مخالفت اور حمایت میں بیس بیس ارکان نے ووٹ دیئے۔ ڈپٹی سپیکر جناب محمد اسحاق کندی جو اجلاس کی صدارت کر رہے تھے۔ بل کی حمایت میں کاسٹنگ ووٹ دیا اور اس طرح حکومت کی مخالفت کے باوجود ایوان نے بل پیش کرنے کی اجازت دے دی۔

صحرائے اعظم میں ایٹمی تجربے پر تشویش کا اظہار

فرانسیسی سفیر سے پاکستانی وفد کی ملاقات

کراچی ۲۲ مارچ۔ بین الاقوامی امور کی پاکستان کونسل کے ایک وفد نے آج فرانسیسی سفیر موسیو جیراد راول سے ملاقات کر کے صحرائے اعظم میں فرانس کے ایٹمی تجربہ پر تشویش کا اظہار کیا۔ وفد کی قیادت کونسل کے صدر مسٹر اے ایچ جعفر کر رہے تھے۔ وفد نے فرانسیسی سفیر کو بتایا کہ پاکستان کے امن پسند لوگ صحرائے اعظم میں فرانس کے ایٹمی تجربہ کے سخت خلاف ہیں اور اس ایٹمی تجربہ پر اپنے بھائیوں کی تشویش میں برابر کے شریک ہیں۔

بم پھٹنے سے ایک شخص ہلاک دو مجروح

تیز پور (بھارت) ۲۲ مارچ۔ نارتھ فرنٹیئر ریلوے کے تیز پور رنگیا سیکشن پر رہسنگا اور اولگری سٹیشنوں کے درمیان پٹڑی پر ایک بم پھٹنے سے ایک خلاصی ہلاک اور دو مجروح ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ خلاصی پٹڑی پر کام کر رہے تھے کہ ان میں ایک کو ایک بم ملا۔ اس نے تجسس کے عالم میں اسے زمین پر دے مارا جس سے بم پھٹ گیا۔ تیز پور کے حکام جائے وقوعہ پر پہنچ گئے ہیں۔

محترم حکیم مولوی اللہ بخش صاحب کی وفات

بقیہ صفحہ اول

اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحوم کی نعش قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کی گئی۔ محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے مقبرہ بہشتی پہنچ کر تدفین میں شرکت فرمائی۔ اور قبر تیار ہونے تک وہیں رہے۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا شمس صاحب نے دعا فرمائی۔

محترم حکیم صاحب موصوف احمدیت کے سچے فدائی بہت متوکل اور دعا گو بزرگ تھے۔ تبلیغ میں خاص شغف رکھتے تھے۔ ضلع فیروز پور میں قریباً گیارہ جماعتیں آپ کی کوشش سے قائم ہوئیں۔ آپ نے اپنی ایک بیٹی اور دو فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ الفضل اس صدمہ عظیم پر مکرم ثاقب صاحب زیروی آپ کے برادر اصغر محمد بشیر صاحب اور دیگر افراد خاندان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا دین و دنیا میں ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

شہزادی الیگزینڈرا کی شادی

لندن ۲۲ مارچ۔ شہزادی الیگزینڈرا کی شادی اگلے ماہ بڑی دھوم دھام سے ہو گی۔ ۲۶ سالہ شہزادی الیگزینڈرا ملکہ الزبتھ کی عم زاد ہیں۔ ان کی شادی ۲۴ اپریل کو دوپہر کے وقت ارل دکاؤنٹس آف ایرلی کے ۳۴ سالہ صاحبزادے آنریبل اینگس اوگلوی سے ہو گی۔ اگرچہ شہزادی الیگزینڈرا شاہی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں اور تخت انگلستان کی وراثت کے سلسلہ میں بارھویں درجہ پر ہیں۔ لیکن وہ اور ان کی والدہ شہزادی مرینا، کوئی خاص دولت مند نہیں ہیں۔

جنوبی ایران میں باغیوں کی اراضی ضبط

تہران ۲۲ مارچ۔ ایران کے وزیر زراعت اسمٰعیل ریاحی نے اعلان کیا ہے کہ حکومت نے ان قبائلی سرداروں کی اراضی ضبط کر لی ہے جنہوں نے جنوبی ایران میں حکومت کے خلاف بغاوت کی تھی۔ وزیر زراعت نے کہا ضبط شدہ اراضی کسانوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔

ریل گاڑی اور کار کے حادثہ میں پانچ افراد ہلاک

ٹوکیو ۲۲ مارچ۔ گزشتہ روز ٹوکیو کے نزدیک ایک ریلوے کراسنگ پر ایک ریل گاڑی ایک کار سے ٹکرا گئی۔ جس سے کار میں پانچوں افراد ہلاک ہو گئے۔

قومی اسمبلی کے ارکان کیلئے مراعات کا بل منظور کر لیا گیا

اجلاس کے دوران اور چودہ دن پہلے اور بعد میں کسی رکن کو نظر بند نہیں کیا جا سکے گا

ڈھاکہ ۲۲ مارچ کل قومی اسمبلی نے ایک بل منظور کیا جس کے تحت اسمبلی کے ممبروں کو اجلاس سے چودہ دن پہلے اور چودہ دن بعد امتناعی نظر بندی کے علاوہ دیوانی اور محکمانہ عدالتوں اور الیکشن ٹربیونل میں ذاتی طور پر حاضر ہونے سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔

اس بل میں مذکورہ عدالتوں اور الیکشن ٹربیونل پر پابندی لگائی گئی ہے کہ وہ قومی اسمبلی کے اجلاس کے دوران اور اس سے چودہ دن پہلے اور چودہ دن بعد ہر اس مقدمہ پر کارروائی روک دیں۔ جس میں قومی اسمبلی کا کوئی ممبر فریق ہو تاہم مذکورہ عدالتیں اس صورت میں مقدمہ کی سماعت کر سکتی ہیں جب متعلقہ رکن انہیں تحریری طور پر درخواست دے کہ اسے یہ مراعات نہیں چاہئیں۔ مراعات کے اس بل کا اطلاق صرف قومی اسمبلی کے موجودہ اور آئندہ اجلاس پر ہو گا جس کے بعد یہ خود بخود منسوخ ہو جائے گا۔ یہ بل قومی اسمبلی کے ارکان کو مراعات لا امتناعی نظر بندی اور ذاتی طور پر حاضر ہونے سے استثناء کا ایکٹ مجریہ ۱۹۶۳ کہلائے گا۔ اس کا اطلاق تمام پاکستان پر ہو گا۔

یوم پاکستان پر لاہور میں شاندار پریڈ

لاہور ۲۲ مارچ۔ یوم پاکستان کے موقع پر ملک کی تمام مسلح افواج کی ایک شاندار پریڈ کا اہتمام کیا گیا ہے تاکہ لاہور کے شہری اس روز ملک کی بری بحری اور ہوائی قوت کا نظارہ کر سکیں۔ یہ پریڈ ۲۳ مارچ کو صبح ۹ بجے فورٹریس سٹیڈیم میں شروع ہو گی۔ چھاؤنی میں مختلف فوجی یونٹ بھی اس موقع پر نہایت جوش و خروش سے یہ تقریب منائیں گے تمام اہم عمارات اور یونٹوں کی قیام گاہوں میں چراغاں کیا جائے گا۔ لاہور کے سٹیشن کمانڈر بریگیڈیئر صادق اللہ خاں پریڈ کی کمان کریں گے۔ پریڈ میں شرکت کرنے والے فوجی دستوں نے جمعرات کی صبح کو ریہرسل کی جس کی نگرانی لاہور کے جی او سی میجر جنرل خواجہ وصی الدین اور وزارت دفاع کے بریگیڈیئر سلطان خان نے کی۔

روس کا ایک مصنوعی سیارہ مدار میں داخل ہو گیا

ماسکو ۲۳ مارچ۔ روس نے کل ایک اور کاسمس نمبر ۱۳ چھوڑا جو مدار میں داخل ہو کر زمین کے گرد کامیابی کے ساتھ چکر لگا رہا ہے۔ روسی خبر رساں ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق مصنوعی سیارہ کاسموس نمبر ۱۳، ۹۰ منٹ اور ۴ سیکنڈ کے اندر زمین کے گرد ایک چکر مکمل کر رہا ہے اور یہ سطح زمین سے ۶۴ ڈگری ۵۸ منٹ کے زاویہ پر اپنے مدار میں گردش کر رہا ہے۔ زمین سے اس کا فاصلہ ۲۷۳ اور ۲۰۲ کلومیٹر کے درمیان رہتا ہے۔ اس مصنوعی سیارہ میں جو ریڈیو ٹرانسمیٹر نصب ہے وہ ۱۹۰۵ اعشاریہ ۹۹۵ میگا سائیکل فریکوئنسی پر کام کر رہا ہے تاس کی اطلاع کے مطابق سیارے میں دوسرے خودکار آلات بھی بالکل درست کام کر رہے ہیں۔

عرب ملکوں کا وفاق اگلے ہفتے قائم ہو جائیگا

قاہرہ ۲۲ مارچ۔ عرب ملکوں کے وفاق کے معاہدہ پر خیال ہے کہ آئندہ ہفتہ قاہرہ میں دستخط ہوں گے بغداد سے مشرق وسطیٰ کی خبر رساں ایجنسی کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ عراقی وزیر اعظم جنرل احمد حسن بکر عراقی وفد کے ہمراہ آئندہ ہفتہ قاہرہ روانہ ہوں گے اور توقع ہے کہ وہ قاہرہ میں عرب ملکوں کے وفاق کے معاہدہ پر دستخط کریں گے۔ کل قاہرہ میں شام کے وزیر اعظم صلاح الدین بیطار اور عراقی وزیر اعظم صالح السعدی نے صدر ناصر سے ۱۴ گھنٹے بات چیت کی۔ صبح سویرے شروع ہوئی اور دس گھنٹے تک جاری رہی۔ شام کی دوسری نشست میں عراقی اور شامی رہنماؤں نے آٹھ گھنٹے تک صدر ناصر سے تبادلہ خیال کیا۔ بات چیت کے متعلق کوئی اعلامیہ جاری نہیں کیا گیا۔ نہ ہی سرکاری طور پر کچھ بتایا گیا ہے۔ لیکن خیال ہے یہ مذاکرات عرب ملکوں کے وفاق کے متعلق تھے بات چیت میں شام کی عرب جمہوریہ سے علیحدگی کی وجوہات پر بطور خاص تبادلہ خیال کیا گیا اور اس علیحدگی کے نتیجہ میں شامی و مصری رہنماؤں کے درمیان جو کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ اسے ختم کرنے کے طریقوں پر غور کیا گیا۔

شام میں خانہ جنگی، متعدد افراد ہلاک

بیروت ۲۲ مارچ۔ شمالی شام کے ایک شہر میں اکرم حورانی اور متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر کے حامیوں کے درمیان گزشتہ رات خونریز جنگ ہوئی جس میں متعدد افراد ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ اکرم حورانی کو شمالی شام میں عوام کی زبردست حمایت حاصل ہے۔ اور وہ صدر ناصر کے سخت خلاف ہیں۔ انہوں نے عرب جمہوریہ کے ساتھ شام کے وفاق کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ مسٹر اکرم حورانی نے جو شام میں زرعی اصلاحات کے بانی ہیں۔ انقلاب سے چند روز قبل وزیر اعظم خالد العظم کی کابینہ سے اپنی پارٹی کے تین ارکان سمیت استعفیٰ دے دیا تھا۔ واضح رہے کہ اکرم حورانی بھی بعث پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴